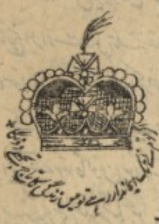






حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۲ جلد ۱۲ | لودیانہ ۱ جولائی سنہ ۱۸۸۶ع | قیمت فی پرچہ ۱ آنہ

گلدستۂ اخبار

امیر کابل کی جانب سے حاکم قندھار کے پاس حکم پہنچا ہی کہ تم فوراً ۲ ہزار سپاہی لیکر ہرات کی طرف روانہ ہو جاؤ = ہرات سے ایک باغی سردار گرفتار ہو کر کابل کی طرف روانہ کیا گیا ہی = ایوب خان نے ہرات کے سرداروں کو لکھا ہو کہ اگر تمنے میرا ساتھ دیا تو میں تمکو بڑے بڑے عہدے دونگا = میمنہ کی حکومت پر امیر کابل نے اپنے برادر زادہ کو روانہ کیا ہی = خراسان کے حاکم نے امیر کابل کو لکھا ہی کہ میمنہ کا علاقہ میرے سپرد کیا جاوے ورنہ میں آپ کے برخلاف کھڑا ہو جاؤنگا = روس نے امیر کابل کو لالچ دیکر یہہ پیغام بھیجا ہی کہ ہمکو ہرات تک سڑک تیار کرنے دو = حاکم جلال آباد نے امیر کو خبر روانہ کی ہی کہ میری فوج کے ۲۰۰ سردار باغی ہو گئے ہیں اور قوم شنگل کے ساتھ جا ملے ہیں = بربر کا تمام علاقہ مہدی کاذب کے ہاتھ آگیا ہی اور مہدی نے وہاں پر اپنی طرف سے حاکم بھیجدیا ہی = قاہرہ سے خبر آئی ہی کہ نیوبر پاشا وزیر اعظم مصر نے استعفا دیدیا ہی = اسکندریہ سے خبر آئی ہی کہ مہدی کے جاسوس روزمرہ یہاں پر آتے ہیں اور خاص طور سے عام لوگوں کو ورغلاتے ہیں = فرانس نے چین سے بیس کروڑ روپیہ ہرجانہ جنگ کا طلب کیا ہی اور لکھا ہی کہ اگر ایک ماہ کے اندر اسکا فیصلہ نہوا تو پھر جنگ کا سلسلہ جاری کیا جاویگا = مہدی کاذب نے اشتہار دیا ہی کہ بربر سے سقیم تک ریل تیار کیجاوے اور درمیانی شہروں سے چندہ جمع کیا جاوے = کوئٹہ سے خبر آئی ہی کہ یہاں پر فساد کا ہر وقت خوف رہتا ہی شہر کے گرداگرد پہرہ قایم کیا گیا ہی = سرکار انگریزی نے ارادہ کیا ہی کہ موسم سرما میں سرحد کے افریدیوں کی سرکوبی کے لئے ایک بھاری حملہ کیا جاوے = پنجاب کے جدید انتظام کی کمیٹی کا اجلاس ۱۵ جولائی سے شروع ہوگا = چاین اور فرانس میں معاملہ ٹانکن پر پھر جنگ شروع ہوا چاہتا ہی = قصبہ رنیہٹہ ضلع سہارنپور میں پنڈت منگل سین صاحب رئیس اعظم نے ایک کمیٹی قومی ہمدردی کی بنیاد دیکر قایم کی ہی = ماسکو گزٹ لکھتا ہی کہ تمام شمالی افغانستان دراصل روس کا ملک ہی = مہدی کے ایک لاکھ ہمراہیوں نے علاقہ بربر پر کامل قبضہ کر لیا ہی = خیوا اور بخارا میں پادریوں کو منادی کی اجازت ہو گئی ہی = جنرل گارڈن نے آخری مراسلہ میں خدیو مصر کو اطلاع دی ہی کہ میں اپنے ہتھیار ڈالنے پر آمادہ ہو گیا ہوں اور جو میرے ساتھی ہیں وہ بھی مہدی کے پاس جانیکو مستعد ہیں = روسیوں نے امیر کابل کے پاس میمنہ کی فتح پر مبارکبادی بھیجی ہی = دہلی اور حسن ابدال میں اب کے سال جو فوجی قواعدیں ہونگی انکے لئے بہت سامان جمع کیا جاتا ہی = کاکڑ افغانوں کی سرکوبی کے لئے ۳ ہزار فوج کا دستہ جو علاقہ ظہوب کو روانہ ہونے والا ہی اسکی کمان جنرل سیر ش صاحب کے سپرد کی گئی ہی اور ڈیرہ اسمعیل خان کے راستہ سے یہہ فوج دھاوا کرے گی = ممالک مغربی میں خاطر خواہ بارش ہو گئی ہی اور فصل کی حالت بہایت عمدہ ہی +

نور افشاں

مدراس یونیورسٹی کی کارگذاری

مدراس یونیورسٹی سنہ ۱۸۵۷ء میں قائم ہوئی تھی تاریخ اجرا سے حال تک جسقدر طلبا رکو اُس نے مختلف امتحانوں میں کامیابی و دیگر فضیلت کے خطاب عطاء کئے ہیں انکی تفصیل حسب ذیل ہے - بی اے ۱۳۴۹ ایم اے ۴۲ قانون ۲۱۲ - ڈاکٹری ۴۳ اور انجنیری ۲۹ یہہ نتائج علی العلوم تسلی بخش ہیں اور فی الواقعہ اس سے زیادہ خوشی کا باعث ہوتے اگر تعلیم یافتہ جوانونکا زیادہ تعداد طبابت اور سوال انجنیری میں معقول کوششیں دکھلا کر یونیورسٹی سے خطاب حاصل کرتا - تاہم ہماری مایوسی کے لئے کوئی وجہ نہیں ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ہسپتالوں اور دوائی خانوں میں گورنمنٹ وقت آیندہ کے لئے بعض ایسے ڈاکٹروں کو دخل دینا پسند کرتی ہے جو یونیورسٹی کے سند یافتہ ہوں اور یہہ ترغیب ڈگری یافتہ ڈاکٹروں کی تعداد بڑھانے کے لئے کافی ہے اسیطرح ہم دیکھتے ہیں کہ ریلوے کی روز افزوں وسعت اور بڑے بڑے پبلک ورکس کا اجرا نے ہندوستان کے بہت سے اضلاع میں دیسی انجنیروں کیلئے جو ڈگری یافتہ ہیں دن بدن نوکری کی ضرورت پیدا کر رہے ہیں - گورنمنٹ آف انڈیا نے مدراس یونیورسٹی کو بشمول دیگر ہندوستانی یونیورسٹیوں کے عام اختیار دیدیا ہے کہ لایق فائق طلبائوں کو ڈاکٹر آف لاء کے معزز خطاب عطا کر سکے اور اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستانی یونیورسٹیاں اب یوروپ کی پرانی یونیورسٹیوں کے برابر اختیار رکھنے لگ گئی ہیں اور امید بھی ہے کہ ان اختیارات کو بڑی ہی دانائی اور عام فوائد کے مد نظر کے ساتھ استعمال کریں گے ✦

مدراس یونیورسٹی کے سالانہ نقشجات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پریسیڈنسی میں اعلی درجہ کی تعلیم ابتک ہندوستانیوں کی ایک ایسی جماعت میں محدود ہے جو قدیم سے اپنی اعلی لیاقتوں کے سبب مشہور ہے یعنے بی اے کے ۱۳۴۹ - کامیابوں میں سے ۹۹۹ - برہمن ہیں اور یہہ اس جماعت میں سے ہیں جو پریسیڈنسی کی ہندو آبادیکا صرف ۲۶ چھبیسواں حصہ ہے - ہندو آبادی کے باقی ۲۵ - حصوں میں سے صرف ۲۵۲ - نفر پاس ہوئے اور یہہ امر اسبات پر دال ہے کہ اعلی تعلیم پڑہنے والے لوگونمیں بہت کم ہیں دیسی عیسائی ۱۱۷ - پاس ہوئے اور یہہ نتیجہ اس جماعت کے علمی فوائد کا عمدہ ثبوت ہے - الیسٹ انڈین گریجوایٹ کا تعداد ۵۵ - یوروپین کا ۱۷۱ - اور مسلمانوں کا صرف ۷ - ہے - اس تفصیل سے ثابت ہے کہ بعض فرقے علمی خواہش اور اسکی قدر خوب کرنے لگ گئے ہیں اور بعض کو ابتک علم کی ضرورت ہی معلوم نہیں دی چنانچہ فرقہ اہل اسلام کو جو اس پریسیڈنسی میں قریب ۲۰ - لاکھ کے آبادی رکھتا ہے اور ۲۱ لاکھ میں سے ۲۳ - سال کے اندر صرف ۷ - آدمی صاحب ہمت نکلے جنمیں سے ۳ پہلے سالوں میں اور ۴ سنہ ۸۳ میں کامیاب ہوئے تھے اور سال حال کے گریجوایٹس میں انکا نام تک نہیں پس کیوں نہ افسوس کیا جاوے اس فرقہ کے حال پر جو جماعت کا ایک بڑا حصہ ہو کر اس عام تعلیم کے زمانہ میں اعلی تعلیم کے فیض سے اسقدر پیچھے رہا ہو اور یونیورسٹیوں کے عام صلا پر کان نہ دھرتا ہو ✦

آجکل اس سوال پر بہت غور ہو رہی ہے کہ انگلستان کو روسی پالیسی پر کیا کرنا چاہئے - روس بڑھ رہا ہے وسط ایشیا میں اسکی طاقت بڑھتی جاتی ہے ایشیا میں جنگ روم سے اسکی جنگی طاقت ظاہر ہوگئی ہے پھر امیر کابل کی دوستی کا ہمکو پورا بھروسہ نہیں - انگریزی حکمت عملی کا بڑا جھکاؤ اسیطرف معلوم ہوتا ہے کہ امیر عبد الرحمن خان سے ربط و ضبط اچھی طرح کیا جاوے اور یا قندھار پر قبضہ کیا جاوے ✦

گو یہہ پالیسی ظاہر النظر سے کارگر معلوم ہو مگر اگر غور سے دیکھا جاوے تو بالکل بے سود ہے - تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ افغانستان کسقدر اپنے وعدہ کا پکا ہے تسپر امیر کابل پر روس کا وظیفہ خوار رہچکا ہے - ہم زیادہ کیا بھروسہ رکھہ سکتے ہیں - انگریزی گورنمنٹ اگر عبد الرحمن کو دولت سے اپنا خیر خواہ بنانا چاہتی ہے تو کیا روس افغانستان کی رگ و ریشہ سے واقف نہیں - کیا روس روپیہ نہیں خرچ کر سکتا - امیر عبد الرحمن روس کا وظیفہ خوار ہمارے دس لاکھ روپیہ روس کے پانچ لاکھ روپیہ کو ترجیح دیگا - پس امیر کا روپیہ سے دوست بنانا کارگر نہیں ہوگا - اور ہندوستان پر روس کا بڑھتے اثر کچھ رک نہیں سکتا - اب رہا قبضہ قندھار اس سے یہہ مراد ہے کہ ہندوستان کی حد وہاں تک قرار دیجاوے یا یہہ کہ کچھ فوج وہاں رہے اور روس کا بڑھنا بند ہو یہہ ہماری رائے میں کسیطرح اسکی حکمت عملی کارگر نہ ہوگی ✦

کابل کی خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ امیر کو آجکل بڑی تشویش ہو رہی ہے کیونکہ غزنی کی طرف سے جو سوداگر آتے ہیں انکا بیان ہے کہ امیر کے برخلاف غزنی میں بغاوت ہو رہی ہے اور قندھار میں بھی ایسا ہی ظاہر ہو رہا ہے دیکھا چاہئے کہ اسکا انجام کیا ہو ✦

[illegible]

خداوند کا خوف دانائی کا شروع ہے
اور قدوس کی پہچان فہمید ہے

یہاں پر شب گذشتہ کو ایک گرو۔ اور ایک سیوک ۔ میں اسطرح گفتگو ہوئی +

گرو ۔ گرمنتر تمکو یاد ہے +

سیوک ۔ بالکل یاد نہیں کیونکہ چھوٹی عمر میں آپنے سکھایا تھا۔ اور مطلب اسکا کچھ نہ بتایا تھا پھر کسطرح وہ یاد رہتا +

گ ۔ اب سیکھ لو +

س ۔ گرمنتر سیکھنے سے کیا فایدہ ہوگا

گ ۔ بھوت ۔ پریت پاس نہ آوینگے اور ہر مشکل کیوقت کام آویگا +

س ۔ بھوت ۔ پریت تو میرے پاس ابھی نہیں آتے کیونکہ یہہ صرف وہمی خیالات جہلا کے ہیں ۔ اور مشکلات میں جب تک کوشش نکیجاوے تو حل نہیں ہوسکتیں ۔ پھر گرمنتر سے کیا فایدہ ہے

گ ۔ بچہ گرمنتر ضرور سیکھنا چاہیے بڑا فایدہ ہوتا ہے +

س ۔ پہلے آپ گرمنتر کا مطلب سنائیے۔ اگر وہ مفید و پسند کے لائق ہو تو سیکھ لونگا +

گ ۔ اس گرمنتر میں آدشکتی ۔ شیوجی برہما۔ وشن ۔ اور سب دیوتاؤنکی ارادھنا ہے۔ اور وہ اس سے خوش ہوکر سب کاموں کو پورا کردیتے ہیں +

س ۔ میں انھیں سے کسیکو اچھا نہیں جانتا اور نہ مانتا ہوں پھر انسے ارادھنا کرنے کی کیا ضرورت ہے +

گرو ۔ بڑے غصہ میں آکر سیوک کو ایک چھڑی سے مارنے لگے ۔ سیوک نے چھڑی چھین لی ۔ پھر گروجی نے سیوک کو ایک تماچہ مارا ۔ سیوک نے کہا یہہ مناسب نہیں ورنہ میں بھی مقابلہ پیش آؤنگا +

گ ۔ اگر تم گرمنتر سیکھنا اور دیوتاؤں کی پوجا بھی نہیں جانتے تو کیا کرنا اچھا جانتے ہو +

س ۔ گرمنتر جو نہ سمجھ میں آتا اور نہ فایدہ دے سکتا ہے اسکے سیکھنے سے وقت ضایع کرنا ہے اور دیوتاؤنکی پوجا میں بڑی بڑی بےشرمیاں اور بداخلاقی کے کام ہوتے ہیں اسلئے وہ کرنا تو میرے نزدیک محض بےوقوفی ہے ۔ میں مناسب جانتا ہوں کہ دل وجان سے متوجہ ہوکر ایک خدا کی جو قادر و خالق و مالک ہے پرستش کرنی لازم ہے نہ کہ بتوں اور دیوتاؤنکی جو صرف برہمنوں کی بنائی اور پتھر دھات اور لکڑی کے پتلے ہیں جو نہ بول سکتے نہ دیکھ سکتے اور نہ کچھ کر سکتے ہیں +

گھر کی بڑی عورتیں بولیں ۔ بچے تم کو گرو سے ایسی باتیں کہنی مناسب نہیں +

گ ۔ آؤ بچے رات بہت گئی ہے اب چلکر سو رہیں ۔ سو گرو ۔ اور سیوک الگ خوابگاہ کو چلے گئے

گ ۔ بچے تم سچ کہتے ہو یہہ سب ٹھاکر جنکی پوجا ہوتی ایسے ہی ہیں ۔ لیکن کیا کریں جہان داری بھی کچھ کرنی ہے اگر ہم لوگ ان کی پوجا نہ بتاویں تو لوگ ہم کو نہیں مانتے ۔ پھر کیا کریں ۔ لوگونکی عقلوں پر تو پتھر پڑے ہوئے ہیں ۔ وہ یہہ نہیں سمجھتے کہ ٹھاکر جی کی مورتی کو کسطرح ٹھٹھیرے اور سنار نے آگ میں گرم کرکے ہتھوڑوں سے پیٹ کر بڑی بےعزتی سے بنایا ہے ۔ اور کسطرح سنگ تراش نے پتھر کو رگڑ رگڑ اور چھیل چھال بنایا ہے ۔ ہاں انکا منھ تو ہے پر کھا نہیں سکتے ۔ ناک تو ہے پر سونگھ نہیں سکتے ۔ کان تو ہیں پر سن نہیں سکتے ۔ تب بھی لوگ پچھلوں کی ریت کرکے انھیں مانتے ہیں ۔ میرے دل میں تو بعض وقت آتا ہے کہ ان مورتیوں کو دریا میں ڈالدوں ۔ لیکن کسی دن موج آگئی تو ضرور ڈالدونگا +

س ۔ میں آپکی ان باتوں سے بہت خوش ہوں ۔ آپکو معلوم ہے کہ جہالت کی غلامی اور تاریکی کا زمانہ گذر گیا ہے ۔ اب تو بالکل آزادگی اور روشنی کا زمانہ ہے ۔ اور علم کی روشنی سے یہہ ظاہر ہوگیا ہے ۔ کہ پہلے زمانہ کے برہمنوں نے ہمارے بزرگوں کو اپنے نفع کے لئے بہت ہی فریب دیکر ایسی ناقص چیزوں کی پرستش میں لگایا جسکو عقل ہرگز قبول نہیں کرسکتی ۔ اور نہ اس پوجا کو پیچھے پرمیشور کی پوجا سے کچھ تعلق ہے ۔ یہہ آپ نے سچ کہا ہے کہ لوگ جگت لاج میں پھنسے ہوئے لکیر کے فقیر ہوکر چلتے ہیں اور اپنے نفع یا نقصان دنیاوی میں تو اگر پچھلوں کی پیروی سے نقصان معلوم ہو تو فوراً چھوڑ دیتے ہیں ۔ لیکن دھرم کے معاملہ میں کچھ فکر نہیں کرتے ۔ ہم کو تو اب آنکی سب پوجا یاد ہے کہ جب وہ ایک مورتی کے سامنے دو زانو بیٹھتے اور اسپر پھول اور پانی چڑھاتے کبھی اسکے آگے چاول رکھتے کبھی اسکو دھوپ کی دھونی دیتے کبھی گھونگرو اور کبھی سنکھ بجاتے ۔ اور کبھی اسکے روبرو تالیاں بجاتے اور کبھی اسکے گرداگرد گھومتے اور ناچتے کبھی اسکے روبرو آنکھیں بند کرکے بڑبڑ کوئی منتر پڑھتے جسکا مطلب وہ خود نہیں سمجھتے اور کبھی آنکھیں کھولکر اسکو تاکتے ہیں ۔ لڑکیوں کی گڑیوں کا سا کھیل معلوم ہوتا ہے ۔

بلکہ بجائے دل لگنے کے مداری کے تماشہ کیطرح ایسی پوجا دیکھہ ہنسی آتی ہی*

گ- بیشک سچ تو ہی کہ یہہ سب پاکھنڈ ہی ہی پر لوبھہ کے مارے ہم لوگ اسکو چھوڑ نہیں سکتے۔

س- آپکو تو یہہ سب چھوڑنا چاہئے ورنہ ایسے پاکھنڈ کی بابت پرمیشور کے آگے کیا جواب دوگے

گ- ہم نے بہت کچھہ تو چھوڑ دیا ہی اب جو کچھہ باقی ہی آہستہ آہستہ چھوٹ جاویگا*

اے ناظرین مقام غور ہی- کہ ہمارے اس پاس کتنی تاریکی وجہالت میں لوگ پھنسے ہوئے اپنا سب کچھہ برباد کر رہے ہیں- اور ایسے واہی تباہی خیالوں میں رہکر اور اپنے لوبھی گروں سے دھوکھے میں آکر نہ صرف اپنا مال بلکہ جان بھی برباد کر رہے ہیں اگرچہ لکیر کے فقیر ہو کر چلنے میں بہت ہی نقصان اٹھاتے تو بھی وہ اسکو نہیں چھوڑتے- ذرہ سا بھی غور کریں تو فوراً انکو معلوم ہو سکتا ہی کہ اپنی جان بچانے اور خدا کو راضی کرنے کے لئے کیا کرنا مناسب ہی- اسوقت ایک مثلاشی کا احوال یاد آتا ہی- اور وہ یہہ ہی*

کہ کسیوقت ایک شخص پرمیشور کے راضی کرنے اور مکت کے پانے کی خواہش کر کے ایک برہمن کے پاس گیا اور کہا ہے مہاراج میں کیا کروں کہ مکت کو پاؤں- برہمن نے کہا کہ ایک مورتی خرید لو اور اسکے لئے اپنے گھر میں ایک کوٹھڑی لیپ پوت کر مخصوص کرو اور اسمیں مورتی کو ایک سندر سنگھاسن پر بیٹھا کر اسکو صبح سویرے پرشاد چڑھاؤ- اور اسکے روبرو دوزانو بیٹھہ کر اور آنکھیں بند کر کے فلاں منتر کا جپ کیا کرو- سو پوجاری نے جو مکت کا بھوکھا اور پیاسا تھا ایسا ہی کیا- اور پوجاری کی اس کوٹھڑی میں بہت سے چوہے رہتے تھے جب وہ پرشاد مورتی کے آگے رکھہ کر دیر تک آنکھیں بند کر کے منتر کا جپ کرتا رہتا چوہے پرشاد کو کھا جایا کرتے- اور جب وہ آنکھیں کھول کر پرشاد کو نہ دیکھتا تو جانتا کہ مورتی پرشاد کو کھا جاتی ہی- اس سبب سے دیوتا کا شوق اسکے دل میں روز بروز ترقی پاتا جاتا تھا- مگر آخر کار ایک دن پوجاری کے دل میں آیا کہ مورتی کو دیکھتے رہنا چاہئے کہ وہ کس ہاتھہ سے کھاتی ہی اور کسطرح چباتی اور نگلتی ہی- یہہ سوچ کر ایک دن منتر پڑھتے پڑھتے دیکھتا رہا- تو کیا دیکھا کہ گھر کے چوہے مورتی کا تمام بھوجن کھا جاتے ہیں- یہہ دیکھ کر کہا آہ اتنی عمر یونہی برباد کی- کہ جس مورتی میں اتنی شکتی نہیں کہ اپنا بھوجن چوہوں سے چھوڑا کر آپ کھاوے تو وہ میری پوجا کا کیا پھل مجھہ کو دے سکتی ہی- اس سے تو چوہے بھی شکتی میں بڑھکر ہیں سو اس دن سے پوجاری نے مورتی کو پھینک دیا اور چوہوں کی پرستش کرنے لگا- اور جب چوہوں پر بلی کو غالب دیکھا تو بلی کی پرستش کی اور جب بلی پر کتے کو اور کتے پر انسان کو غالب دیکھا تو انسان کی پرستش کی اور جب انسان کو بھی لاچار طرح طرح کے حادثوں وموت کا مغلوب دیکھا تو اسکی پرستش بھی چھوڑ کر حقیقی وناد یدہ خدا کی پرستش پر اپنا دل لگایا جو سب پر قادر ہی*

اس واقعہ سے ظاہر ہی کہ جب وہ پجاری تحقیق کرنے لگا تو اسپر سب کچھہ روشن ہو گیا- لیکن اگر وہ اپنی آنکھیں نہ کھولتا- (جیسا کہ اب ہمارے بہت سے بھائیوں نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی ہیں) تو اسی نادانی میں وہ بت کی خدمت وہ کچھہ کچھا جو بت سے ہونا ناممکن ہی اور غیر حقیقی خداؤں کی بندگی کرتے کرتے مرجاتا اور اپنی مراد کو کبھی حاصل نہ کر سکتا- پر جب عقل وفکر دونوں کو کام میں لایا اور تحقیق کرنی شروع کی تو فوراً اپنی مراد کو پہنچ گیا*

اے ناظرین ہم سب کو جو خدا نے عقل بخشی ہی تو وہ صرف اسی واسطے نہیں کہ ہم اسکے ذریعہ دنیا کا فائدہ حاصل کریں- مگر اسواسطے بھی ہی کہ ہم اس سے اپنی عاقبت کی بہتری کی راہ کو بھی پہچان کر اسپر چلیں نہ یہہ کہ لکیر کے فقیر بن کر اپنی بربادی کے باعث آپ ہوویں- اب تو روشنی کا زمانہ ہی آنکھیں کھولنے سے سب کچھہ نظر آجاتا ہی اور ایسا آزادگی کا زمانہ ہی کہ ہم لوگ اگر چاہیں تو بھلا پسند اور برا ترک کر سکتے ہیں- پس اسپر خوب غور کرنی مناسب ہی کہ ہم کسطرح سے مکت کو پا سکتے ہیں اور وہ پرمیشور جو ہمارے پاپوں کے سبب ہم سے ناراض بلکہ ہم سے جدا ہو گیا ہی ہم کسطرح اسکو راضی کر کے اسکی حضوری میں جو عین خوشی وسرفرازی کی جگہ ہی پہنچ سکتے ہیں- اسپر ضرور عمل کرو- کہ*

جب تک خداوند مل سکتا ہی تم اسے ڈھونڈھو جبتک وہ نزدیک ہی تم اسے پکارو*

راقم

ٹی- یچ- حق پسند از پنڈ دادنخان

چوہوں پر آفت

اس سے چوہے چوہیاں گبریلا- مکھیاں چھوٹے چیونٹیاں کھٹمل جھینگر اور حشرات الارض لال بیگ مچھلی گوفر سب دفع ہو جاتے ہیں قیمت ساڑھے سات پنیس بی- ایس- میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہی*



بٹالہ کی انجمن ہمدردی حیوانات

یہ انجمن بٹالہ بفضلہ بوجہ الله بہ بیا ممبران کی مشکور سعی سے قائم ہوئی ہے کارگذار ممبران اپنے عمدہ نمونہ سے خلق الله کے دلوں پر بہت اثر کر رہے ہیں جناب مس ٹکر صاحبہ نے ایک دن ایک زخمی گدھا دیکھا کچہری دروازہ کے پاس اپنے ملازم کی حفاظت میں چھوڑ کر انار کلی بٹالہ کو جو وہاں سے قریب ایک میل کے فاصلہ پر تھی پیادہ پا گئیں اور کپڑا اسی لا کر اُس کا زخم باندھا اُس معزز لیڈی کا کام ناظرین کے دلوں پر نہایت موثر ہوا۔ باوجود ایسی دردمندی اور رحمدلی کے فرماتی ہیں کہ میں ممبر کہلانے قابل نہیں ہوں۔ کیونکہ میں نے کبھی ایسا بھی کچھ کو مارا ہوگا۔

انجمن کیوں نہ فخر و مباہی ہو جسکے معاون ایسے رحیم و کریم کارگذار بے نفس بڑا نکسار رہوں +

شیخ علی بخش صاحب نہایت ہمدرد اور غمخوار ممبر ہیں جہاں کہیں جاندار بوجھ سے دبا ہوا یا مجروح پاتے ہیں اُسکے مالک کو نرمی سے سمجھاتے ہیں +

چنانچہ پرسوں ایک کمبخت گدھا مالا یطاق بوجھ کے نیچے ایسی بے بسی کی حالت میں بے رحیم مالک کی سخت مار سے نالان اور دردِ دل سے بزبانِ حال یوں کہتا چلا جاتا تھا +

ابیات

میرے مالک رحم کر مجبور ہوں۔
بار برداری سے میں معذور ہوں۔
میری طاقت سے زیادہ بوجھ ہے۔
ہاں اسے کم کر اگر کچھ سوجھ ہے۔
ہائے کیوں ڈرتا نہیں کرتار سے۔
اور چلاتا ہے مجھے تو مار سے۔
گر پڑوں گا بوجھ کے نیچے غریب۔
اور مر جاؤنگا بس آفت نصیب۔

شیخ صاحب نے دیکھا رحم سے دل سینہ میں پگھل گیا۔ ایسی شیریں زبانی سے مالک کو فہمایش کی اور اُسے اُسی کے نفع سے آگاہ کیا کہ اُس نے موثر اور متنبہ ہو کر ایک گٹھڑی مظلوم گدھے کی پیٹھ پر سے اُٹھا کر اپنے سر پر رکھ لی +

(ایسے ناصح اور نصیحت پذیر دونو کو شاباش)

انجمن نے مولوی شیخ احمد صاحب واعظ کیخدمت میں اُنکے حسن کارگذاری کا شکریہ بھیجا تھا جواب جسکا اُنہوں نے یوں لکھا ہے +

مکرمی معظمی مطاعی جناب مولوی قدرت الله صاحب سکرٹری دام اقبالہ +

صحیفہ شریفہ رسید مفخر گردانید +

ابیات

صبا از جانب حضرت بٹالہ۔
بمن آورد نگین خوش قبالہ۔
ز عطرا و معطر گشت جانم۔
ز نورا و منور شد روانم۔
گرامی نامہ چون برگشادم۔
گہے بر دیدہ گہہ بر دل نہادم۔

بعو رسیدن شکریہ انجمن غمخواری ہی دعا گوئی ترقی ہمت والا نہمت ممبران باصفا کہ سرا پا نیت ایشان منبع حسنات و موجب برکات ست۔

سہ دعا ہائے کہ بر لب نارسیدہ۔
صدائے مستجبنا ہا شنیدہ +

بزبان آمد۔ الله سبحانہ اس انجمن کی کارروائی کو ترقی اور منزا ید فرماوے۔ اگرچہ اثر جابت دعا۔ بیزبانان مجروح نے بہہ رنگ دکھایا کہ جناب مجیب الدعوات ارحم الراحمین جل شانہ وعم برہانہ نے ان مظلومین کی فریادرسی سے اُن کے دردوآہ کو بنشہ ریلوے سے نکالا۔ اور انکی باربرداری کو قدرتی کیل ریل میں ڈالا سہ زردود دل خلق غافل مباش سلفقہ تونے ہیر یابیں ہمہ اہل غرض نے سختی باربرداری اور یکہ کشی اور زیادہ اور بیجا وبیموقع سواری سے حیوانات بیزبان کو مار ہی ڈالا تھا لیکن آج کل بمضمون (تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ) ہمارے اولوالعزم والا مناقب عالی شان فریادرس درماندگان جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور دام اقبالہ و دام نوالہ نے باستمزاج معلی القاب نائب السلطنت انگلنڈ والہند بندگان جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب دام اقبالہ وعم نوالہ انعقاد مجلس انسداد بیرحمی حیوانات سے کل پنجاب و ہندوستان کو اس امر اہم کیطرف توجہ دلائی آفرین باد برین ہمت مردانہ تو۔ اور مربی ام مبر مجلس رائے بھاگ سنگہ صاحب عم فیضہ مع جمیع عمائد بٹالہ اس کار خیر میں وہ بنیاد ڈالی جسکی ثناخوانی میں ایک زمانہ رطب اللسان اور سارا عالم عذب البیان ہے کون ایسا ہے؟ کہ جناب کرنل ہارکورٹ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و دیگر اہل مجلس کے حق میں بموقع واعظ و درس عند التذکرہ انعقاد مجلس مذکور الصدر دعا گوئی اور ثناخوان نہیں۔ اور کون ایسا ہے؟ کہ ہندو مسلمان یورپین فارسی۔ کابلی وغیرہ۔ شمولیت اس مجلس کو اپنا اعزاز و فخر نہیں تصور کرتا۔ اور راقم الاثم جسکی شان میں لاشی فی الحقیقۃ کہنا بجا ہے۔ اور موجب سیاہی نامہ لکھنا روا ہے بتقریب شغل درس و وعظ اس سیاحت میں ہے +

ابیات

گاہ در دکن وگاہے در ہندم۔
گاہ پنجاب وگاہ در سندم +
غازی آباد گاہے در بمبئی۔
در کراچی وگاہ در دہلی +

علیٰ ہذالقیاس جہانتک مجھ سے بن پڑا ہی اور ہوسکتا ہی تذکرہ مواقع وعظ ودرس کی مجالس میں بیان کیا جاتا ہی محض بامید اجر علی اللہ والمجیب الراجین شیخ احمد واعظ +

(ممبران نو)

بابو علاؤالدین صاحب ٹیچر بورڈنگ سکول لودیانہ صدر دہلی سے ممبر ہوئے +

منشی وساوا سنگھ صاحب دوم مدرس فارسی گورنمنٹ اسکول جہلم نے صرف بملاحظہ اخبار ہذا جلی رحم کے جوش سے ارقام فرمایا کہ میرے دل کی آرزو اس انجمن میں داخل ہونے کی ہے براہ مہربانی ۸ روپیہ منظور فرماکر ممبروں میں شامل کرکے مطلع فرماویں آفرین ہے ایسے حوصلہ عالی ہمت ممبروں کی اولوالعزمی پر میر مجلس جنابا نے حکم دیا کہ خوشی سے نام درج کرکے شکریہ بھجوایا جائے +

طلباء اپر کلاس گورنمنٹ سکول گورداسپور
۱۔ لالہ کانشی رام صاحب خلف رشید رائے بھاگ سنگھ صاحب آنریری مجسٹریٹ بٹالہ و میر مجلس انجمن ہذا +
۲۔ شیخ محمد عمر صاحب خلف الرشید منشی رکن صاحب ممبر لوکل سلف بٹالہ +
۳۔ شیخ عطر علی صاحب خلف الرشید منشی بڈھے خان صاحب اول مدرس لوئر سکول بٹالہ
۴۔ شیخ ربن محمد صاحب خلف الرشید شیخ غلام محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر +
۵۔ شیخ غلام حسن صاحب خلف الرشید شیخ سلطان بخش بٹالہ +
۶۔ مسٹر بھگوانداس صاحب خلف الرشید مسٹر گھسیٹا مل بٹالہ +
۷۔ لالہ لکھنداس صاحب خلف الرشید لالہ برج لعل صاحب تحصیلدار مظفر گڈھہ +
۸۔ لالہ امرت ناتھ صاحب گورداسپور +
۹۔ مسٹر ایلفرڈ صاحب کلیمنٹ گورداسپور
۱۰۔ لالہ کالے رائے صاحب گورداسپور +
۱۱۔ لالہ سولراج صاحب بٹالہ +
۱۲۔ لالہ متھرا داس صاحب بٹالہ +
۱۳۔ حاجی غلام محمد صاحب محنتی لائق منشی اور خوش خط ممبر ہیں انہوں نے رپورٹ کی ترتیب اور تمام ممبروں کے نام لکھنے میں بہت محنت اٹھا کے انجمن کو مدد دی +

حادثہ

ہاتھی دروازہ بٹالہ میں ایک جوان عورت جسکی لڑکی کی برات کل آنے والی ہی۔ سارا سامان جہیز وغیرہ کا طیار کرکے داعی اجل کو لبیک پکارتی بمرض ناگہانی استلا راہئے ملک بقا ہوئی +

سے ایں ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد ابھی شادی کا گھر تھا ابھی موت نے ڈنکا بجاکر ماتم کدہ بنادیا +

پل میں بیاں سیس گوندا دن پل میں لٹاں کھلیاں گل
پل میں پنچھی اڑتے پھرتے پل میں ان کٹا دن گل

العـــــبد
فقیر قدرت اللہ آنریری سکرٹری انجمن بٹالہ +

اخبارات تار برقی

شملہ ۳۰ جون۔ رزیڈنٹ عدن کے پاس سے ۲۹ جون کا بھیجا ہوا مندرجہ ذیل تار آیا ہی۔ قاہرہ سے ایک تار اس مضمون کا آیا ہی کہ مصری بورڈ حفظان صحت نے قرار دیا ہی۔ کہ جو ڈاک کے جہاز اور جنگی جہاز جن پر فوج سوار نہیں اور ۲۵ جون کے بعد بمبئی اور کلکتہ سے روانہ ہوں ان پر سے کوارنٹین اٹھا دیا جائے +

قاہرہ ۲۹ جون۔ حاجیوں کا ایک گروہ بیان کرتا ہی کہ ۲۳ مئی تک خرطوم اور ۷ جون کو بربر جفظوا میں تھا۔ اور مصری فوج دونوں مقامات پر موجود تھی۔ ۲۴ رجمنٹ کو مقام کینہ جانیکا حکم ہوا ہی +

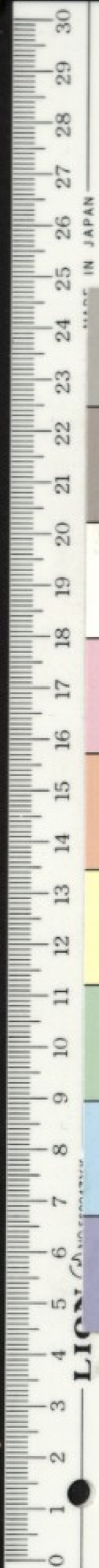
کلکتہ یکم جولائی۔ کارپوریشن کے کل کے جلسہ میں ایکٹ ٹیکس کی تمام کارروائی ایک کمیٹی کے سپرد ہوئی تاکہ اسپر بخوبی غور کرکے رپورٹ کرے +

اصلاحات متعلقہ حفظان صحت کلکتہ کی طرف لوکل گورنمنٹ کو توجہ دلانے کے لئے ایک بڑی عرضداشت تیار ہو رہی ہی اور انگریزی اور دیسی دونوں دستخط کر رہے ہیں +

بمبئی یکم جولائی۔ نمائشگاہ کی گارنٹی فنڈ کی تعداد دو لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ تک پہنچگئی ہی گورنمنٹ نے ڈھائی لاکھ کا جو وعدہ کیا ہی وہ اس سے علیحدہ ہی +

لنڈن یکم جولائی۔ کل رات ہوس آف کامنس نے ۱۹۰ ووٹوں کی کثرت سے سر سیفورڈ نارتھکوٹ کے ووٹ ملامت پر بحث کرنے سے انکار کیا کیونکہ ووٹ مذکور بموقع تھا۔ مباحثہ قطعی طور پر ملتوی کیا گیا +

قاہرہ ۳۰ جون۔ میجر گھنز صاحب اسوان میں



پہنچنے - انکا بھی یہی بیان ہے کہ بربر میں ہوگیا ہے +

لنڈن - یکم جولائی - مقدمہ وکیل جنرل بنام شیربرڈ آج ختم ہوا اور جوری نے وکیل جنرل کی تائید میں رائے دی +

شملہ ۲۰ جون - دفتر ملٹری اکونٹس کا مدراس سے بنگلور جانا عملی طور پر ملتوی ہو گیا ہے - مدراس گورنمنٹ نے درخواست کی ہے کہ اسکی چھٹی کی نسبت جو مجوزہ تبدیلی کے بارہ میں ہے کوئی زائد کارروائی عمل میں نہ آئے +

مدراس - یکم جولائی - شہزادہ میکگون جو جہاز تیسری پر تیسرے درجہ کے مسافروں میں کلکتہ سے کولمبو چلا گیا تھا کل بانڈیچری میں چپکے زد کش ہو گیا ہے +

رنگون - یکم جولائی - گزشتہ شب یہاں کے جیل خانہ میں ایک سخت واردات قیدیوں کی سرکشی کی وقوع میں آئی چند دائم الحبس کے قیدیوں نے جو علیحدہ مقید تھے بیماری کی شکایت کی مہا سپیشل اسسٹنٹ نے آکر باہر کوٹھری میں سے انکو دوا دی - تب ان قیدیوں نے بیان کیا کہ اس وارڈ کے دوسرے جانب ایک قیدی مر گیا ہے اسکا ملاحظہ کر لیجئے مگر جسوقت دروازہ کھولا گیا انہوں نے اسسٹنٹ مذکور کو گرا کر دوسرے وارڈ میں جانیکی کوشش کی - لیکن اس وارڈ کے محافظوں نے قیدیوں کو روک رکھا اور اتنا میں صاحب سپرنٹنڈنٹ اور چند سپاہی بھی آگئے - صاحب سپرنٹنڈنٹ نے مفسد قیدیوں کو حکم دیا کہ اس حرکت سے باز رہیں مگر انہوں نے بجائے تعمیل حکم کے صاحب موصوف پر حملہ کیا - آخر صاحب سپرنٹنڈنٹ نے سپاہیوں کو حملہ کا حکم دیا چنانچہ تین گولیاں پستول سے ایسے فیر کی گئیں فساد کے رفع ہونے کے بعد یہہ فساد فرو ہوا - ایک قیدی مارا گیا اور ۹ مجروح ہوئے چند سپاہیوں کو بھی ضرب آئی مگر چنداں سخت نہیں کیونکہ قیدیوں کے پاس ہتھیار نہ تھے - اسیوقت حاضری کا بگل بھی بجایا گیا تھا جسکو سنکر فوج نے جمع ہو کر مکان کو گھیر لیا تھا مگر مدد کی چنداں ضرورت نہ ہوئی تھی - تمام اعلیٰ عہدہ دار جنمیں صاحب چیف کمشنر بھی شامل تھے اس موقعہ پر موجود تھے +

بمبئی - ۲ جولائی - نمائش گاہ کا سرطیبہ جاتا رہا چنانچہ اگر سرکاری چندہ ٹھاکر صاحب بہاونگر کا پچاس ہزار روپیہ شامل کر لیا جاوے تو بھی اس فنڈ کی تعداد دس لاکھ سے بڑھ جاتی ہے اور شروع میں اسقدر کی ضرورت بھی ظاہر کی گئی تھی - مگر اب یقین کیا جاتا ہے کہ علاوہ چندہ گورنمنٹ کے ۱۵ لاکھ روپیہ بسہولت جمع ہو جائیگا - کیونکہ چندہ دینے والوں نے اپنے اپنے چندہ کی تعداد کو دوچند کر دیا ہے - جب چندہ کی طرف سے فراغت ہو جائے گی اسوقت ایک کمیٹی کارکن اور چندہ دہندگان کی ایک کمیٹی قائم ہو گی اور اسکے بعد ملک کے تمام بڑے بڑے شہروں میں لوکل کمیٹیاں قائم کرنیکی تدبیر کیجائے گی +

لنڈن - ۲ جولائی - گزشتہ شب ہوس آف لارڈز میں ارل آف کارنرون نے اپنی اس تجویز کو ملتوی کر دیا کہ وہ گورنمنٹ کی پالیسی کے خلاف ملامت کا ووٹ پیش کرینگے +

کنسرویٹو ممبروں کے ایک جلسہ میں یہہ قرار پایا کہ وہ جدید ریفارم بل کی قطعی مخالفت کریں گے اور باتفاق رائے اسکو مسترد کرنے کی کوشش کرینگے +

اشتہار

بموجب دفعہ ۲۸۴ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء

بعدالت مسٹر کار سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر و منتظم جائداد نادار ان ضلع لودیانہ

بمقدمہ ناداری نمبر ۹ - مرجوعہ ۲۵ جون سنہ ۱۸۸۳ء

ازانجا کہ مسمی گلاب سنگہ پسر [illegible] سنگہ جٹ سکنہ [illegible] تحصیل [illegible] نادار نے درخواست ناداری حسب منشاء باب ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی مشتہر قرار دیئے جانے کے واسطے عدالت ہذا میں پیش کری ہے - اور واسطے سماعت درخواست مذکورہ بالا و قرضخواہان تاریخ پیشی ۱۵ جولائی سنہ ۱۸۸۳ء مقرر ہوئی ہے اور نقل اقرار قرضہ و جائداد نادار جو گذری ہے برائے ملاحظہ قرضخواہان باہر عدالت کے دروازہ چسپان کی گئی ہیں - لہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر کسی قرضخواہ کو مدیون دیوالیہ پر کچھ دعویٰ ہے - وہ حاضر عدالت ہو کر اپنا دعویٰ ثابت کراویں - اور اگر کوئی قرضخواہ جو دربارہ رہائی مدیون دیوالیہ مزاحم ہونا چاہے تو اسکو لازم ہے کہ کم سے کم ۳ یوم قبل از تاریخ درخواست وجوہات مزاحمت صاف صاف مختصر ترتیب وار مع نیز گواہان جنکو طلب کرنا ہو گذرانے - ورنہ بصورت عدم حاضری کے قرضہ مندرجہ فرد مدخلہ نادار صحیح متصور ہوگا +

تفصیل قرضہ

روپیہ [illegible] بابت رجسٹری - ایضاً بابت ڈگری - ایضاً بابت تمسک [illegible] کا قرضہ دار نے لکھایا ہے اور جائداد [illegible] اراضی درج کرائی ہے +

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ جون ۱۸۸۳ء کو جاری ہوا +

لودیانہ

کوتوالی میں ایک افغان نے جو شملہ کے مندر کے لوٹنے میں بہتام رو بگر گرفتار ہوا تھا ایک دوسرا افغان کو جو پہلے سے گرفتار تھا ایک تلوار سے سخت مجروح کیا اب مجروح شفاخانہ میں زیر علاج ہی جسکے پہرہ میں ملازم تھا اُسکی تنخواہ تخفیف ہوئی ہی اور جنہے سعہ تلوار کے ملزم کو پکڑا اُسکو ۱۰ روپیہ انعام ملا اور ترقی ہوئی +

بارش کے نہ ہونے سے زراعت پیشہ لوگوں کو سخت تکلیف ہی اور گرمی نہایت زور کے ساتھ پڑ رہی ہی +

ہم نہایت خوشی کے ساتھ یہہ لکھتے ہیں کہ جناب لالہ گوری شنکر صاحب سر رشتہ دار عدالت ۳ ماہ کے لیے منصفی لودیانہ کے قائمقام منصف مقرر ہوئے ہیں +

سنا گیا ہی کہ ایک چٹھی رسان نے ایک رجسٹری میں سے پانسو روپیہ کا نوٹ نکالا تھا جب ڈاکخانہ کے کلارکوں نے اُسکو پکڑا تو فوراً چٹھی رسان مذکور نوٹ کو نگل گیا اُسی وقت اُسکو شفاخانہ میں بھیجا گیا کہ اُسکو جلاب دیا جاوے آخر نتیجہ کی خبر نہیں +

فارسی اخبار لاہور

یہہ اخبار ہفتہ وار یکم اپریل سنہ ۱۸۸۴ء سے سلیس اور عام فہم فارسی زبان میں چھپکر شایع ہوتا ہی اسمیں انگریزی اخبارات کے عمدہ عمدہ ترجمے آرٹیکل نئے اور پرانے مصنفوں و سربرآوردہ لوگوں کی سوانح عمری ۔ تمام ممالک کی چیدہ چیدہ خبریں فارسی کی اصطلاحیں ۔ لغت علمی اور نیچرل مضامین وغیرہ نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے درج کئے جاتے ہیں بلحاظ اپنی فصیح و بلیغ انشا پردازی اور مہذب طریق کے طالب علموں کا اُستاد شفیق اور دیگر ملکی بھائیوں کا رفیق طریق ہی ۔ باینہمہ قیمت کچھہ بھی نہیں والیان ریاست و روساسے باقراغت سے حسب قدر دانی اور عام سے سالیانہ بلا محصول صرف عہ روپیہ محصول عہ روپیہ مقرر ہی ۔ نمونہ کا پرچہ آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجنے پر بھیجا جائیگا ۔ ہر قسم کی خط و کتابت منشی محمد شمس الدین شائق منیجر فارسی اخبار لاہور (چوہٹہ مفتی باقر) کے نام ہونی چاہیئے +

اشتہار

تحفۃ القوانین

اگرچہ مدت سے بقول اعلی احکام صوبہ پنجاب میں قانون کافی جاری ہیں لیکن ایسا کوئی مجموعہ نظر سے نہیں گذرا جو معین جرائم و بیان حالکار ہو حضرات اہل معاملہ اُسپر توجہ کرنے سے بسہولت اپنے حقوق حاصل کر سکیں بنابران خاکسار نے ایکٹ ہائے نمبر ۱۸ سنہ ۷۱ء و نمبر ۱۴ سنہ ۶۹ء و نمبر ۴ سنہ ۷۲ء و نمبر ۱۴ سنہ ۷۸ء و نمبر ۱۷ سنہ ۷۷ء و نمبر ۱۶ سنہ ۶۵ء و نمبر ۷ سنہ ۷۰ء و نمبر ۱۲ سنہ ۷۷ء و نمبر ۱۵ سنہ ۷۷ء معہ ترمیمات و نمبر ۹ سنہ ۷۲ء و نمبر ۲۰ سنہ ۶۳ء و نمبر ۱ و نمبر ۸ و نمبر ۱۰ و نمبر ۷ سنہ ۸۰ء و نمبر ۸ سنہ ۸۲ء و نمبر ۳ و نمبر ۱۲ سنہ ۸۲ء و ریگولیشن نمبر ۲ سنہ ۱۸۰۳ء و احکام گورنمنٹ پنجاب و نظایر ریویو کونسل و چیف کورٹ و محکمہ مال متعلق دیوانی و مال جمع کرکے کتاب مشتمل بر رسالہ باب اول مقدمات ناقابل و قابل سماعت دوم اختیارات عدالت و استعمال فریقین و ترتیب نالش و بیان تحریری سیوم درخواست دیوانی و مال چہارم اجراے ڈگری پنجم اپیل ششم نگرانی و نظر ثانی ہفتم میعاد و رجسٹری و تعین اسٹامپ وغیرہ موسوم بکامل الصنعت تالیف کی چنانچہ اب کتاب ۳۰۰ صفحہ پر سالم تیار ہی جن صاحب کو خرید منظور ہو بذریعہ ترسیل ۳ روپیہ قیمت طلب فرماویں

المشتہر

بندہ امام بخش مولف مقام لودیانہ متصل کوٹھی باغ

اشتہار

خریدلو جسقدر چاہو خریدلو

بیبل حاشیہ دار بیچنے ریفرنس

پادری ۔ سی بی نیوٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ کی جانب سے ایک دوکان واقع چوڑا بازار متصل دوکان ظالم سنگہ سوداگر جاری ہی ۔ بائبل اردو حاشیہ دار بیچنے ریفرنس والی تیار ہو گئی ہی جسکی دو قسم کی جلد ہی ایک کے معہ محصول عہ روپیہ اور دوسری کے معہ محصول للعہ روپیہ ہی جن صاحبان کو خریدنا منظور خاطر ہو قیمت مقرریشگی بھیجکر دوکان مشن مذکورہ سے طلب فرماویں +

معرفت غظیم خان کتب فروش ملازم دوکان مشن لودیانہ

دستور العمل نور افشاں

یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار بروز پنجشنبہ شایع ہوتا ہی جسمیں مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں اول آرٹیکل دینی و دنیوی ۔ دویم مضامین مالی و ملکی جنسے فائدہ خاص و عام ہو ۔ سیوم مراسلات کار سپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے چہارم اخبارات ملکی و ولایتی و تار برقی و گزٹ و احکام پنجاب کا خلاصہ قیمت سالیانہ ایک پرچہ کیواسطے للعہ بلا محصول اور معہ محصول ۲ روپیہ دو پرچہ کیواسطے للعہ تین پرچہ یا زیادہ کیواسطے للعہ جو ایک ہی نام پر منگانے چاہیں فی پرچہ معہ محصول جو کوئی چھہ پرچہ اکٹھے لیوے اُسکو ایک پرچہ مفت دیا جائیگا اور جو کوئی ۱۲ پرچہ منگاوے تو علاوہ ایک پرچہ مفت کے ایک جلد پوری بائبل کی دیجائیگی قیمت پیشگی بھیجانی لازم بغیر قیمت پیشگی کے روانہ نہوگا +

المشتہر

سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا